تقریر

تقریر برائے ناصرات
وقت 3–4منٹ

# اُسوہ رسولؐ،ہمارے لئے بہترین نمونہ

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیۡمٍ (القلم:5)

یقیناً تو بہت بڑے خُلق پر فائز ہے۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| وَاَحۡسَنَ | مِنۡكَ | لَمۡ | تَرَقَطٌّ | عَيۡنِیۡ |
| وَاَجۡمَلَ | مِنۡكَ | لَمۡ | تَلِدِ | النِّسَآءُ |
| خُلِقۡتَ | مُبَرَّءً | مِّنۡ | كُلِ | عَيۡبٍ |
| كَاَنَّكَ | قَدۡ | خُلِقۡتَ | كَمَا | تَشَآءُ |

(شرح دیوان حسان بن ثابت الانصاری)

آپؐ سے بہتر میری آنکھ نے کبھی کسی کو نہیں دیکھا اور آپؐ سے جمیل کسی عورت نے پیدا نہیں کیا۔
آپؐ ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے ہیں گویا آپؐ ایسے ہی پیدا کئے گئے جیسے آپؐ چاہتے تھے۔

**میری ناصرات بہنو!** میری آج کی گزارشات کا موضوع ہے۔ **"اُسوہ رسولؐ،ہمارے لئے بہترین نمونہ"**

**پیاری ناصرات!** ہر نبی اور اللہ کا فرستادہ اپنی اپنی قوم کے لئے بطور نمونہ آتا رہا اور اُس کی قوم اور امت نے اُس کو اُسوہ کے طور پر اپنایا اور اُس کے عملوں کی اقتداء کرتے آئے۔ مگر آخری نبی سیّدنا حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے لئے نبی بنا کر بھیجے گئے۔ آپؐ کا آنا گویا خدا تعالیٰ کا آنا تھا(انڈیکس ترجمہ قرآن حضرت خلیفہ رابع صفحہ 68) آپؐ کا فعل خدا کا فعل تھا(الانفال:18) آپؐ کی بیعت اللہ کی بیعت تھی(الفتح:11) آپؐ کی اطاعت اللہ کی اطاعت تھی اور ہے(النساء:81) آپؐ تمام نبیوں کے سردار، رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین، کُل عالَم کے لئے رحمان خدا کے مظہر، تمام انبیاء کے مظہر، عالمگیر نبی اور مشرق و مغرب کے واحد رسول تھے۔

(انڈیکس ترجمہ قرآن حضرت خلیفہ رابعؒ صفحہ 68)

جہاں تک آپؐ کے اُسوہ کو بطور نمونہ اپنانے اور اُس کی برکات کا تعلق ہے اِس حوالے سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اِسی انڈیکس میں قرآنِ کریم کے حوالے سے تحریر فرمایا کہ آپؐ کی اطاعت صالح، شہید، صدیق اور نبی کا مقام دلاسکتی ہے۔ آپؐ کی اتباع محبتِ الٰہی کے حصول کا مؤجب اور قربِ الٰہی کا وسیلہ ہے۔ اِن انعامات اور افضالِ الٰہی کی روشنی میں مَیں اُسوہ رسولؐ اختصار سے بیان کرنے جارہی ہوں اور میری کوشش ہوگی کہ مَیں اپنی بہنوں کے لئے آنحضورؐ کی زندگی کے تمام بڑے بڑے پہلو بیان کر سکوں۔ آپؐ کس شان کے ساتھ ان حالات میں سے گزرے ہیں اور یہ صرف آپؐ ہی کی شان تھی۔ یہ کسی اور نبی کے حصہ میں نہ آئی۔ بالخصوص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا موازنہ مذہبی رہنماؤں، پیشواؤں، قوموں کے اماموں کی زندگیوں سے کریں۔ تو ہم صرف اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام معاصی سے پاک پاتے ہیں اور تمام تعلقات انسانی جو دوستوں، دشمنوں، دور و نزدیک کے رشتہ داروں، بیوی، بچوں، اپنوں، بیگانوں اور ناواقفوں پر مشتمل ہوتے ہیں اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات صفات کامل نمونہ اور بینظیر اُسوہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا۔ یعنی انسان کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا نجوم میں نہیں تھا قمر میں نہیں تھا آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں''

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 160-161)

**میری بہنو!** آپؐ یتیم پیدا ہوئے لہذا آپؐ یتیموں کے لئے کامل نمونہ تھے۔ اس یتیمی میں بغیر والد کے پرورش پانے والا یہ یتیم ایسا شریف اور تربیت یافتہ نکلا کہ دادا اپنے حقیقی بیٹوں سے بڑھ کر پوتے سے اور چچا اپنے حقیقی نور چشموں سے بڑھ کر اپنے بھتیجے سے محبت کرتے تھے اور چچا محترم آپؐ کی امانت داری کے سبب آپؐ کو اپنی تجارت میں شامل کرتے۔ آپؐ نے اپنی عادات کو درست رکھا، خوبیوں میں ترقی کی، لوگوں سے ادب سے پیش آئے کہ دنیا کہنے لگی کہ کیسا شریف اور اچھا بچہ ہے۔ پس آپؐ نمونہ ہیں۔ اے دنیا بھر کے یتیمو! نمونہ پکڑو اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور دنیا کی آلائشوں سے اپنے آپ کو دور رکھ کر مؤدب بن جاؤ۔

**میری بہنو!** آپؐ غریبوں کے لئے کامل نمونہ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غریب تھے اور غریب بھی ایسے کہ جس کا کوئی گزارہ نہ ہو۔ مگر آپؐ دنیا کے ہر غریب کے لئے کامل نمونہ اور بے نظیر اسوہ ٹھہرے۔ آپؐ ہاتھ سے محنت کر کے کماتے، کلہاڑا لے کر جنگل سے لکڑیاں لا کر بیچتے، بکریاں چرانا، ملازمت اختیار کرنا اور معمولی معمولی تجارت کرنا آپؐ کا شیوہ تھا۔ کبھی کسی سے سوال نہ کیا بلکہ اپنے صحابہ کو مانگنے سے منع فرمایا اور صحابہ نے اس پر اس حد تک عمل کیا کہ اگر سواری سے کوڑا زمین پر گر جاتا تو کسی سے اٹھانے کا سوال نہ کرتے۔ آپؐ امین اور دیانت دار کے طور پر مشہور تھے۔ قرض واپس کرتے بلکہ جب آپؐ کو نبوت کا تاج پہنایا گیا تو بڑے فخر سے فرمایا کہ وَلَقَدْ رَعَيْتُ لِاَهْلِ مَكَّةَ عَلَى قَرَارِيطَ کہ میں چند پیسوں کے عوض مکہ والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ آپؐ کے ان اعلیٰ اخلاق ہونے کے ناطے مخاطب ہو کر فرمایا وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنٰى (ضحیٰ 9) کہ ہم نے تجھے غریب پایا پھر غنی کر دیا۔ اس حوالہ سے آپ دنیا بھر کے تمام غرباء کے لئے نمونہ ہیں۔ بالخصوص مسلمانوں کے لئے جو ہاتھ سے کام کرنے کو عار سمجھتے ہیں۔ محنت سے نہیں۔ حقیر کام کو اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں۔ دوسروں کے آگے اپنا دست دراز کرتے ہیں۔

**میری بہنو! آپؐ** دولتمندوں کے لئے کامل نمونہ تھے۔ کیونکہ آپؐ پر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو دنیا کی بے انتہاء نعماء سے نوازا۔ بالخصوص فتح مکہ کے بعد آپؐ اتنے امیر ہو گئے کہ ہزاروں غلام آزاد کر دیئے۔ اونٹ اور مویشی دینے پر آتے تو ایک ایک شخص کو 100، 100 اونٹ بخش دیتے۔ آپؐ عوام اور غرباء پر اتنا خرچ کرتے کہ مکہ کے روساء یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ محمدؐ تو اس طرح خرچ کرتا ہے جس طرح اسے خزانہ میں کمی کا ڈر نہ ہو۔ لیکن آپؐ اپنی ذات پر بے جا خرچ نہ کرتے۔ سادہ کپڑے، سادہ خوراک اور وہی پہلے والی سادہ زندگی آپ کا طریق رہا۔

**محکوموں کے لئے کامل نمونہ**

آپؐ کی کتابِ حیات میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ آپؐ 13 سال تک محکوم رہے اور ظالموں نے خوب ظلم ڈھائے۔ مگر آپؐ نے علَمِ بغاوت بلند نہ کیا۔ اور صحابہ کو ایسے علاقوں کی طرف ہجرت کی ہدایت فرمائی جو پُرامن تھے اور ایک وقت آیا جب جبر اور ظلم بہت بڑھ گیا تو آپؐ نے بھی مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ مگر حکومت کے خلاف بغاوت نہ کی۔

**حاکموں اور بادشاہوں کے لئے کامل نمونہ**

اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو محکوم ہی نہیں رکھا بلکہ امارت، حاکمیت اور بادشاہت سے بھی نوازا مگر آپؐ نے عدل کو ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ اسامہؓ کسی کی سفارش کرتے ہیں تو فرماتے ہیں۔ لَوْاَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا (مسلم) کہ یہ مجرم تو دور کی بات ہے اگر میری لختِ جگر فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس پر حد جاری کرتا اور ہاتھ کاٹ دیتا۔

آپؐ نے حاکموں کو مخاطب ہو کر فرمایا سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ کہ قوم کا سردار ان کا خادم ہوتا ہے۔ ایک شخص آپؐ کے رعب سے کانپ رہا ہے اسے آپؐ فرماتے ہیں کہ مَیں تو عرب کی ایک غریب بیوہ عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھا ہوا باسی گوشت استعمال کیا کرتی تھی۔ آپؐ بادشاہ ہو کر گھر کے تمام کام خود کر لیتے۔ کوئی ملازمہ، دربان یا ملازم نہ تھا۔

**میری بہنو!** آپؐ آل اولاد والے لوگوں کے لئے نمونہ تھے۔ آپؐ کی نو بیویاں تھیں۔ گھر کے تمام کام کر لیتے۔ ان کے گھروں میں جاتے، حوصلہ بڑھاتے اور اپنی جان سے عزیز بیٹی فاطمہ کے گھر جاتے۔ بچوں سے ملتے۔ آپؐ اس قدر مصروف الاوقات تھے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے متعلق فرمایا اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا (مزمل 8) کہ سارا دن تو کاموں میں مصروف رہتا ہے۔ عشاء کی نماز ہوتی تو بستر پر جا کر تھوڑی سی استراحت فرما کر اٹھ کھڑے ہوتے اور اللہ تعالیٰ کے حضور اس قدر عبادت کرتے کہ آپؐ کے پاؤں سوج جاتے اور فرماتے أَفَلَا أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا (متفقٌ عَلَيْہِ)

بادشاہ بالعموم سرکاری خزانہ سے خیانت کر جاتے ہیں مگر آپؐ نے مال غنیمت میں آئے ایک اونٹ کی پیٹھ پر ہاتھ مار کر کچھ بال اکھیڑے اور لوگوں کو دکھایا کہ میرے لئے اس کے برابر مال بھی حرام ہے۔ ایک دفعہ عصر کی نماز کے بعد جلدی سے گھر گئے اور کچھ سونا چارپائی پر پڑا رہ گیا وہ اٹھا کر غرباء میں تقسیم کیا۔ آپؐ قومی کاموں میں بطور مزدور حصہ لیتے۔ مسجد نبوی کی تعمیر میں پتھر ڈھوتے نظر آئے۔ غزوہ احزاب میں خندق کھودتے دیکھے گئے۔

**مجردوں اور شادی شدہ کے لئے کامل نمونہ**

آپؐ 25 سال تک مجرد رہے جو عرب کی آب وہوا کے مطابق ادھیڑ عمر بنتی ہے لیکن نہایت عفیف پاک دامن تھے۔ جب شادی کر لی تو متعدد عورتوں سے، جن میں کنواری بھی تھیں اور بیوہ بھی۔ کم عمر کی بھی تھیں، نوجوان بھی، ادھیڑ اور بوڑھی عمر کی بھی تھیں۔ تمام میں انصاف کیا۔ لکھا ہے کہ آپؐ اپنی بیویوں سے نہایت محبت رکھتے تھے۔ سب سے شفقت سے پیش آتے کبھی کسی بیوی کو تھپڑ نہیں مارا، نہ جھڑکا۔ سب آپؐ سے خوش تھیں بلکہ ہر ایک آپؐ کی وفات کے بعد آپؐ سے جلد ملنے کی متمنی تھیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ سب سے اچھا وہ شخص ہے جو بیوی کے حق میں سب سے اچھا ہے۔

**صاحب اولاد کے لئے کامل نمونہ**

آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے اولاد جیسی عظیم نعمت سے بھی نوازا۔ آپؐ نے بچوں کی جو تربیت اور نگرانی، شفقت اور ان کی صحت جسمانی وروحانی کا خیال رکھا جس کی بدولت آپؐ کی اولاد دوسروں کے لئے نمونہ ٹھہری اور حضرت فاطمہؓ کو اس تعلیم وتربیت کی وجہ سے سیدۃ نساء اھل الجنۃ کا خطاب ملا۔ اس ناطے آپؐ صاحب اولاد لوگوں کے لئے نمونہ ہیں کہ ان کو اپنے اولاد کی کس رنگ میں تربیت کرنی ہے۔

**اولاد فوت ہونے پر صبر کا کامل نمونہ**

پھر آپؐ کی بہت سی اولاد آپؐ کے سامنے فوت ہو گئی۔ لڑکے بھی اور لڑکیاں بھی اور آپؐ اس شخص کے لئے کامل نمونہ ہیں جس کی اولاد مر جاتی ہے جوان جوان بچے فوت ہو جاتے ہیں۔ آپؐ ان کو بلا کر کہہ سکتے ہیں کہ میری اکثر جوان۔ جوان بیٹیاں میری آنکھوں کے سامنے فوت ہو چکی ہیں۔ تمام لڑکے میری آنکھوں کے سامنے یکے بعد دیگرے اجل کا شکار ہو چکے ہیں مگر دیکھ میرا دل غمگین، میری آنکھیں تر، مگر میری زبان اپنے مولیٰ کی حمد سے معمور ہے۔ آپؐ نے اپنے بیٹے صاحبزادہ ابراہیم کی وفات پر صرف فرمایا اَلْعَيْنُ تَدْمَعُ وَالْقَلْبُ يَحْزُنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى بِهٖ رَبُّنَا آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور دل غم زدہ ہے مگر ہم صرف وہی کہتے ہیں جس سے ہمارا رب راضی ہوتا ہے۔

**جرنیل اور فاتح کے لئے کامل نمونہ**

آپؐ نے جنگوں میں حکم دیا کہ کوئی عورت نہ ماری جائے، بچے نہ مارے جائیں، بوڑھوں سے تعرض نہ کیا جائے، درویشوں، راہبوں، تارک الدنیا لوگوں کو کچھ نہ کہا جائے۔ دیکھو! کسی کو آگ سے نہ جلایا جائے، جانور قتل نہ کرنا، درخت نہ کاٹنا۔ یاد رکھو اپنے مخالفوں کی طرح کسی دشمن مقتول کے ناک، کان نہ کاٹنا۔ جنگ بدر کے 70 قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک نمایاں تھا۔ حتیٰ کہ ان کو سواریوں پر سوار کروایا اور خود پیدل چلے۔

محمدؐ ہی نام اور محمدؐ ہی کام

علیك الصلوٰۃ علیك السلام

**بطور دوست کامل نمونہ**

**میری بہنو!** آپؐ کے دوست مسلمانوں میں بھی تھے اور غیروں میں بھی۔ تمام کے ساتھ محبت کا سلوک کیا۔ کوئی آپؐ سے شاکی نہ تھا۔ دوستوں کے بیوی بچوں کا بھی خیال رکھا۔ ایک دفعہ آپؐ کے دوستوں کے بیوی بچے ایک شادی سے واپس آ رہے تھے۔ آپؐ بے اختیار ہو کر ان کے سامنے جا کر کھڑے ہو کر فرمانے لگے کہ خدا کی قسم! تم لوگ تو مجھے سب سے پیارے ہو۔

**انکساری میں کامل نمونہ**

آپؐ ایک زمانے میں کسمپرسی کی حالت میں تھے۔ پھر رَفَعْنَالَكَ ذِكْرَكَ کے تحت ذکر بلند ہوا اور لاکھوں آدمیوں کا مجمع آپؐ کے ساتھ ہوا۔ مکہ سے صرف ابو بکرؓ کے ساتھ نکلے مگر آٹھ سال بعد دس ہزار قدسیوں کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے۔ مگر نہایت عاجزی، انکساری سے سر جھکائے ہوئے، اللہ کے حضور جھکتے ہوئے۔

**میری پیاری ناصرات بہنو!** پھر آپؐ قید بھی ہوئے۔ تین سال تک شعب ابی طالب میں قید رہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قید کا یہ عالَم تھا کہ ظالموں کا خود کھانا دینا تو کجا۔ پہنچنے بھی نہ دیتے تھے۔ لکھاہے کہ رات کے وقت بنو ہاشم کے معصوم بچوں کے بھوک کے مارے رونے کی آوازیں سارا مکہ سنتا تھا مگر سبحان اللہ صبر ہو تو ایسا۔ قید رہے مگر حق کو نہ چھوڑا۔ مصیبتیں برداشت کیں مگر سچائی سے منہ نہ موڑا اور تین سال تک قید رہے۔ مگر دین حق کو پیش کرنے میں قدم۔ پیچھے نہ ہٹایا۔ یہاں تک کہ رات کو بچوں کے رونے کی آوازیں مکہ والے درندے بھی برداشت نہ کر سکے اور انہوں نے اپنا بائیکاٹ توڑ دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے کنبہ کے لوگ آزاد ہو گئے۔

**مظلوم ہوتے ہوئے عفو سے کام لیا**

حضور صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ برس تک مکہ میں اور آٹھ برس تک مدینہ میں کفار عرب کے ظلموں کا تختہ مشق بنے رہے۔ انہوں نے آپؐ کو وطن سے بے وطن کیا۔ آپؐ کو اور آپؐ کے ساتھیوں کو مارا پیٹا۔ زخمی کیا۔ قتل کے درپے ہوئے۔ قید میں رکھا۔ طائف کے لفنگوں نے پتھر مارے۔ گالیاں دیں۔ آپؐ نماز پڑھ رہے ہیں کہ پیٹھ پر اونٹ کی اوجھڑی گندگی سمیت لا کر رکھ دی۔ خانہ کعبہ میں نماز پڑھنے کے لئے آتے ہیں کہ پٹکہ ڈال کر گلا گھونٹنے لگے۔

ان تمام ظلموں کے بعد جب مکہ فتح ہوتا ہے اور خدا کا نبیؐ دس ہزار قدوسیوں کے جھمگٹے میں اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلٰى مَعَادٍ کے مطابق مکہ میں داخل ہوتا ہے تو ظلموں کا بدلہ لینے کی بجائے اعلان فرمادیتے ہیں کہ: اِذْهَبُوْا فَأَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ یعنی جاؤ! میں نے تم سب کو معاف کیا اور میں تمہیں تمہارے کسی فعل پر ملامت نہیں کرتا۔ پس اے دنیا کے لوگو! بتاؤ کہ اس کا کوئی نمونہ ہے؟ حکومتوں کے نمائندو! نام لو کسی بادشاہ کا جس نے یہ نمونہ دیکھایا ہو۔

علامہ کمال الدین الدمیری نے کیا خوب کہا کہ:

لَمْ يَخْلُقِ الرَّحْمٰنُ مِثْلَ مُحَمَّدٍ

اَبَدًا وَّ عِلْمِيْ اَنَّهٗ لَا يَخْلُقُ

یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل پیدا فرمایا ہی نہیں اور میں یہی جانتا ہوں کہ وہ کبھی پیدا نہ کرے گا۔

(حیاۃ الحیوان دمیری)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔